بسلسلہ صد سالہ خلافت احمدیہ جوبلی

اُمّ المؤمنین

حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا

لجنہ اماء اللہ

اُمّ المؤمنین

حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا

صوفیہ اکرام چھٹہ

بسم اللّٰہ الرّحمٰن الرّحیم

خدا تعالیٰ کے فضل سے لجنہ اماء اللہ پاکستان کو صد سالہ خلافت جوبلی کے مبارک موقع پر بچوں کیلئے سیرت صحابیات پر کتب شائع کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ کوشش یہ کی گئی ہے کہ کتاب دلچسپ اور آسان زبان میں ہو، تا بچے شوق سے پڑھیں اور مائیں بھی بچوں کو فرضی کہانیاں سنانے کی بجائے ان کتب سے اپنے اسلاف کے کارنامے سنائیں تا کہ بچوں میں بھی ان جیسا بننے کی لگن پیدا ہو۔

خدا تعالیٰ قبول فرمائے۔ آمین

اُمّ المؤمنین حضرت جویریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

پیارے بچو!

آج ہم آپ کو آنحضرت ﷺ کی ایک بیوی اُمُّ المؤمنین حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا کے حالات بتائیں گے۔ پہلے ہم آپ کو وہ حالات بتا دیں جو اس وقت مدینہ میں تھے جب حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا سے آپ ﷺ کی شادی ہوئی۔ اس طرح حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا کا تعارف بھی ہو جائے گا۔ آپ کے علم میں ہے کہ مکّہ والوں کے بے حد ستانے پر آپ ﷺ نے مکہ چھوڑ کر مدینہ میں رہنا شروع کیا تھا۔

مدینہ والوں نے بہت اچھا استقبال کیا۔ مسلمان بے حد خوش ہوئے مگر مدینہ میں اور مدینہ کے ارد گرد رہنے والے قبائل میں مخالفین بھی تھے۔ آنحضور ﷺ نے ہر قبیلے سے صلح صفائی اور امن سے رہنے کے طریقے اختیار کئے۔ بعض قبیلے ایسے بھی تھے جو بظاہر تو امن کے ساتھ رہنے کے وعدے کرتے تھے مگر اندر سے مخالف ہی تھے۔ مدینہ سے چھیانوے میل دور ایک بہت مشہور چشمہ تھا جس کا نام مریسیع تھا۔ اس کے پاس ایک قبیلہ بنو مصطلق آباد تھا۔ ان کے سردار کا نام حارث بن ابی ضرّار تھا۔ اس شخص کو مسلمانوں سے بہت نفرت

تھی ۔غصّے کی آ گ میں جلتا تھااور لوگوں سے کہتا کہ ملّہ والے جس فتنہ کوختم نہ کر سکے، مدینہ والے جس فتنہ کوختم نہ کر سکے اُسے ہم ختم کریں گے۔قریشِ مکہّ بھی ہماری مدد کریں گے ۔اپنے اپنے جنگی ہتھیار لے کر مریسیع پہنچ جاوٴ۔ہم ڈٹ کر مقابلہ کریں گے۔مدینہ کے مسلمانوں کوختم کر کے چھوڑیں گے۔حارث کی بیٹی برّ ہ کا شوہر مسافع بن صفوان بھی اُس کے ساتھ تھا۔اُس پر جنگ کا جنون سوار ہو گیا تھا۔اُدھر آنخضرت ﷺ کوعلم ہو گیا کہ جنگی تیاریاں ہو رہی ہیں۔آپ ﷺ کا طریق تھا کہ سُنی سُنائی بات پر یقین نہ کرتے تھے۔آپ ﷺ نے ایک شخص بریدہؓ بن حصیب اسلمی کو روانہ کیا کہ جائزہ لے کر آ ئیں۔اُنہوں نے واپس آ کر سب حالات سنائے تو آپ ﷺ نے صحابہ کرامؓ کو تیاری کا حکم دے دیا۔(1)

شعبان 5ہجری کومدینہ سے مسلمانوں کی فوج روانہ ہوئی۔فوج کی روانگی کا سُن کر اُن کا سپہ سالار حارث بن ابی ضرارؔ تو ڈر کے بھاگ گیا اُس کے فوجی بھی اِدھر اُدھر چلے گئے۔مریسیع کے رہنے والوں نے اسلامی فوج کا مقابلہ کیا مگر جلد ہی شکست کھائی۔مسلمانوں کو فتح ہوئی۔دشمنوں کے گیارہ آدمی مارے گئے 600 جنگی قیدی بنے ،بہت سا مالِ غنیمت بھی ہاتھ لگا جو مارے گئے اُن میں حارث کا داماد مسافع بھی تھا۔

جو جنگی قیدی بنے اُن میں حارث کی بیٹی برّ ہ بھی تھیں۔مالِ غنیمت اُس

سامان کو کہتے ہیں جو اسلامی لشکر کا مقابلہ کرنے کے بعد بھاگ جانے اور شکست کھانے والے پیچھے چھوڑ جائیں ۔آپ ﷺ مالِ غنیمت جہاد میں حصّہ لینے والوں میں تقسیم فرمادیا کرتے تھے۔اس تقسیم میں برّہ بنتِ حارث، حضرت ثابتؓ بن قیس بن شماس کے حصّے میں آئیں۔برّہ سردار کی بیٹی تھیں۔غلامی میں لونڈی بن کر رہنا اُنہیں پسند نہ آیا۔اسلام میں یہ طریق ہے کہ اگر لونڈی یا غلام کچھ رقم ادا کر دیں اور مالک رضا مند ہو جائیں تو اُنہیں آزادی مل سکتی ہے اس کو مکاتبت کہتے ہیں۔ برّہ نے حضرت ثابتؓ سے درخواست کی کہ اُن سے مکاتبت کرلیں۔حضرت ثابتؓ نے 9 اوقیہ سونے پر مکاتبت کرلی(2)(اوقیہ سونا تولنے کا کوئی پیمانہ تھا)۔مکاتبت تو کرلی مگر سونا کہاں سے لائیں وہ تو خالی ہاتھ تھیں۔سوچنے لگیں کہ سُنا ہے مسلمانوں کا رسول محمد ﷺ بہت رحم دل ہے اُن سے قرض یا مدد کی درخواست کرتی ہوں۔اگلے ہی دن حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور درخواست کی۔

''یارسول اللہ ﷺ! میں قوم کے سردار حارث بن ابی ضرّار کی بیٹی ہوں مجھ پر جو مصیبت آئی ہے وہ آپ ﷺ کو معلوم ہے میں نے اپنے آقا سے آزادی حاصل کرنے کے لئے 9 اوقیہ سونے پر مکاتبت کر لی ہے میری درخواست یہ ہے کہ اس رقم کو ادا کرنے میں میری مدد فرمائیں۔''(3) برّہ نے اتنے وقار سے اچھے انداز میں مدد کی درخواست کی کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ

کے دل میں ڈالا کہ اگر اس سے شادی کر لیں تو اس قبیلے سے ساری دشمنیاں ختم ہو کر اسلام پھیلنے کے سامان ہو سکتے ہیں اور آپ ﷺ نے فرمایا۔ ''اُس سے بھی بہتر ایک صورت ہے اگر تم اسے قبول کر لو۔''

برّہ نے عرض کی۔ فرمائیے:۔

آپ ﷺ نے فرمایا'' تمہاری طرف سے میں روپیہ ادا کر دیتا ہوں اور تم سے نکاح کر لیتا ہوں۔''

برّہ کو معاً اپنا ایک خواب یاد آیا جو کئی برس پہلے دیکھا تھا کہ یثرب (مدینہ) سے چلتا ہوا چاند اُن کی آغوش میں آ گیا ہے۔ خواب کی تعبیر سامنے تھی آپؓ نے رضا مندی دے دی۔ اور یہ بابرکت شادی ہوگئی۔ نکاح کے وقت حضرت جویریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی عمر 20 سال تھی۔ (4) یہ نکاح 627ء میں ہوا۔ شادی کے بعد آنحضرت ﷺ نے آپ کا نام جویریہ رکھا۔ (5)

حضرت جویریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بہت خوبصورت تھیں۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا ہے جویریہ بڑی شیریں زبان، مناسب بدن، ملیح اور صاحبِ حسن و جمال عورت تھی۔ جو دیکھتا فریفتہ ہو جاتا۔ (6)

آپ ﷺ نے بنو مصطلق کی ایک بہادر اور ذہین لڑکی سے رشتہ کر لیا تو اس قبیلے کے سب افراد آپ ﷺ کے رشتہ دار ہو گئے۔ اس تعلق سے مسلمانوں کو اچھا نہ لگا کہ آنحضور ﷺ کے سسرالی عزیزوں کو قیدی بنا کر رکھیں

چنانچہ وہ سارے قیدی جو غزوۂ مریسیع سے ہاتھ لگے آزاد کر دیئے گئے بغیر کسی مکاتبت یا لین دین کے۔ سب قیدی واپس آ گئے تو ہر گھر میں اسلام اور بانیٔ اسلام کی تعلیمات کا چرچا ہونے لگا اور لوگوں نے تیزی سے اسلام قبول کرنا شروع کر دیا۔ خود حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں اسلام کیسے داخل ہوا یہ ایک دلچسپ قصّہ ہے۔ جب آپؓ کے والد کو پتہ چلا کہ جو لوگ قیدی بنا لئے گئے ہیں اُن میں اُس کی لاڈلی بیٹی بھی شامل ہے تو وہ کچھ مال اسباب جس میں اونٹ بھی شامل تھے لے کر چلا، تا کہ فدیہ ادا کر کے بیٹی کو آزاد کرلائے۔ راستے میں اُسے اُن میں سے دو اونٹ جو بہت قیمتی تھے دینے کو دل نہ چاہا۔ جب وادیٔ عقیق میں پہنچا تو وہ اونٹ وہاں چھپا دیئے پھر رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہا:۔

اے محمد ﷺ ! تم میری بیٹی کو لے آئے ہو یہ اُس کا فدیہ ہے

آپ ﷺ نے فرمایا:۔

وہ دو اُونٹ کہاں ہیں جنہیں تم عقیق کی وادی میں چھپا آئے ہو۔

دراصل اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو کشفاً سارا نظارہ دِکھا دیا تھا۔ حارث یہ سُن کر سٹپٹا گیا اور اُس کے دل نے کہا یہ آدمی جھوٹا نہیں ہوسکتا۔ بآواز بلند کلمہ شہادت پڑھا اور مسلمان ہو گیا۔ اُس کے ساتھ اُس کے دو بیٹے عبد اللہ اور عَمرو بھی مسلمان ہو گئے۔ (7) آپ ﷺ نے حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا کو بُلایا۔ حارث نے

رسول کریم ﷺ سے کہا کہ میں قبیلے کا سردار ہوں میری بیٹی لونڈی بن کر نہیں رہ سکتی۔ جب اُسے پتا لگا کہ وہ لونڈی بن کر نہیں رہے گی بلکہ رسول اللہ ﷺ کی بیوی بن کر رہے گی تو وہ بہت خوش ہوا آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ جویریہ کی مرضی پر چھوڑ دیا جائے کہ وہ کہاں رہنا پسند کریں گی۔ حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا نے کہا:۔

''میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں رہنا پسند کرتی ہوں۔'' (8)

آپ نے دیکھا حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا کی زندگی میں کتنی بڑی تبدیلی آئی۔ مخالفِ اسلام باپ کی بیٹی اور مخالفِ اسلام شوہر کی بیوی تھیں۔ باپ کو شکست ہوئی۔ شوہر مارا گیا آپ بیوہ ہوگئیں۔ قیدی بن کر آئیں۔ مگر رسول اللہ ﷺ سے نسبت ہوتے ہی اسلام کی نعمت ملی اور بہت سے قیدی آزاد ہوئے۔ والد اور بھائی مسلمان ہوگئے غرض یہ کہ برکتوں کی ایک بارش تھی جو اس شادی سے شروع ہوگئی۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ میں نے کسی عورت کو جویریہ رضی اللہ عنہا سے بڑھ کر اپنی قوم کے حق میں مبارک نہیں دیکھا۔ ان کے سبب سے بنو مصطلق کے سینکڑوں گھرانے آزاد کر دیئے گئے۔ (9)

آپؓ اپنی شادی کے دنوں کو یاد کر کے فرماتی ہیں:۔

''میں نے حضرت رسول کریم ﷺ کی آمد سے تین راتیں قبل خواب

میں دیکھا تھا کہ چاند یثرب (مدینہ) کی جانب سے چلتا ہوا آیا اور میری گود میں گر گیا۔ میں نے یہ خواب کسی کو بتانا پسند نہیں کیا۔ جب ہم گرفتار ہوئے تو میں نے خواب پورے ہونے کی اُمید کی تو آپ ﷺ نے مجھے آزاد کر دیا اور میرے ساتھ شادی کر لی اس وقت میری عمر 20 سال تھی۔" (10)

آنحضرت ﷺ اور ازواجِ مطہّرات کی سیرت کے متعلق بہت سی کتب لکھی گئی ہیں جن میں لکھنے والوں نے واقعات کی ترتیب اپنے اپنے خیال کے مطابق رکھی ہے۔ اس وجہ سے مختلف جگہوں پر مختلف انداز ملتا ہے۔ ہم نے اُن کتابوں کو پڑھ کر ایک خلاصہ آپ کے لئے لکھ دیا ہے جس سے اصل واقعات کا آپ کو علم ہو جائے گا تھوڑی بہت ترتیب کا فرق ہو گا مثلاً کسی نے لکھا ہے کہ آپ رضی اللہ عنہا کی شادی حضور ﷺ کے ساتھ حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا کے باپ حارث کے آنے سے پہلے ہوئی تھی تو کسی نے لکھا ہے کہ حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا کے باپ نے ان کو آزاد کرا کے ان کی شادی حضور ﷺ کے ساتھ کی تھی تو اس سے خاص فرق نہیں پڑتا۔ اب ہم دیکھیں گے کہ آنحضور ﷺ اور حضرت جویریہؓ کیسے رہا کرتے تھے۔

حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا اپنے قبیلے کے سردار کی بیٹی تھیں۔ عرب کے رئیسوں کے گھروں میں شان و شوکت اور آسائش تھی۔ آنحضور ﷺ کے گھر میں رہن سہن، لباس خوراک ہر قسم کی سادگی تھی اور سادگی بھی انتہا کی تھی۔

بیگمات کے حجرے کچی اینٹوں اور کھجور کی ٹہنیوں اور پتوں کے بنے ہوئے تھے۔ عام طور پر دروازوں پر پردے لٹکے ہوتے، کواڑ نہیں تھے۔ چھت بس اس قدر اونچی کہ ہاتھ اٹھاؤ تو چُھو لو۔ چراغ نہیں جلتے تھے۔ حضرت عائشہؓ کے کمرے میں ایک بالا خانہ بھی تھا۔ ان حجروں کے ساتھ چھوٹے صحن بھی تھے۔ گھر اس قدر وسعت ضرور رکھتے تھے کہ مہمانوں کے قیام وطعام کا انتظام ہوسکتا تھا بعض گھروں میں مویشی بھی تھے۔ یہ تو تھی گھروں کی سادگی ،اب دیکھئے اُن میں سامان کیا تھا۔ عام طور پر چمڑے کے گدّے میں گھاس بھری ہوتی تھی۔ تکیے میں بھی گھاس یا کھجور کے پتے ہوتے۔ اس کے علاوہ بہت ہی کم کوئی سامان ہوتا تھا۔ اسی طرح لباس کی سادگی کا یہ عالم تھا کہ ایک سے زیادہ کپڑوں کے جوڑے بہت کم ہوتے تھے۔ آپ کی ازواجِ مطہّرات بھی ایک ہی جوڑے میں گزارہ کرلیتیں۔ حضرت عائشہؓ نے ایک دفعہ بتایا۔ ہم میں سے ہر ایک زوجہ کے پاس ایک (جوڑا) کپڑے کے علاوہ اور کپڑا نہیں ہوتا تھا۔ (11)

اب کھانے پینے میں سادگی بھی دیکھ لیجئے۔ حضرت عائشہؓ ہی کی روایت ہے کہ کئی دن چولہا نہ جلتا۔ کھجوروں اور پانی پر گزارا ہوتا۔ آپ ﷺ کے گھر والے لگاتار تین دن روٹی نہ کھا سکتے۔

آپ ﷺ کے کھانے کی عادت میں بہت سادگی تھی۔ آپ ﷺ کی بیگمات نے بھی یہ عادت اپنالی اور صبر شکر سے گزارہ کرنے لگیں۔ گھروں کے

خرچ چلانے کی ساری ذمہ داری حضرت بلالؓ پر تھی۔ جو کچھ تحفے تحائف، مالِ غنیمت سے آمد ہوتی سب حضرت بلالؓ کی تحویل میں ہوتی۔ غرباء و مساکین میں بھی آپؓ ہی تقسیم فرماتے۔ ضرورت ہوتی تو قرض لے لیتے۔ فتحِ خیبر کے بعد آنحضورﷺ اپنی بیگمات کو ایک مہینے کے لئے 20 کلو کے قریب جو اور سال بھر کے لئے 2 من کے قریب کھجوریں اکٹھی دلوا دیتے تھے اسی میں سے مہمان داری اور صدقہ خیرات بھی جاری رہتا۔(12)

ان تنگ حالات میں ایک دفعہ آنحضرتﷺ نے فرمایا:۔

’’اگر تمہیں یہ خواہش ہے کہ دنیا کی زندگی کا ساز و سامان تمہیں مل جائے تو آؤ میں تمہیں دنیا کا مال و متاع دے دیتا ہوں مگر اس صورت میں تم میری بیویاں نہیں رہ سکتیں پھر میں احسان و مروّت کے ساتھ تمہیں رخصت کر دوں گا لیکن اگر تم خدا اور اُس کے رسول کی خواہش رکھتی ہو اور آخرت کا اجر چاہتی ہو تو سن لو کہ تم میں سے ان نیکو کاروں کے لئے جو خدا کے منشاء کو پورا کریں خدا نے بہت بڑا اجر تیار کیا ہے۔‘‘(13)

آپﷺ کی ایک بھی بیوی نے یہ پسند نہ کیا کہ وہ آنحضرتﷺ کی جُدائی برداشت کرلیں اور دنیا کی دولت لے کر رخصت ہو جائیں۔ پیارے آقاﷺ کو سادگی پسند ہے تو سادگی ہی اچھی ہے۔ مگر آنحضورﷺ کے لئے تو دونوں جہان کی ہر نعمت پیدا کی گئی تھی پھر آپﷺ اتنے سادہ کیوں رہتے

تھے؟ اس لئے کہ آپ ﷺ کا مقصد تو اللہ تعالیٰ کو خوش کرنا تھا۔ دنیا کا عیش آپ ﷺ کا مقصد ہی نہیں تھا۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں۔ ’’میرے رب نے میرے سامنے یہ اختیار رکھا کہ میرے لئے مکہّ کی وادی کو سونے سے بھر دیا جائے میں نے عرض کی۔ نہیں! اے میرے رب میں تو اس بات پر خوش ہوں کہ ایک دن کچھ کھاؤں تو اگلے دن بھوکا رہوں۔ اس لئے کہ جب بھوکا رہوں تو تیری جناب میں تضرّع کروں اور تیرے ذکر میں مشغول رہوں اور جب سیر ہوں تو تیرے شکر و حمد سے معمور رہوں۔‘‘ (14)

کروڑوں کروڑ درود و سلام ہو اس پیارے نبی ﷺ پر جس نے اختیار ملنے پر دنیا کو چھوڑ کر دین کو مقدم رکھا اور اپنی ازواج کو بھی ایسی تربیت دی کہ اُمت کی ہر عورت کے لئے نمونہ اور مثال بنیں۔ کوئی غریب سے غریب، تنگ دست سے تنگ دست، عورت یا مرد یہ نہیں کہہ سکتا کہ اُن کو ہمارے دُکھوں کا کیا پتہ وہ تو آسائش میں رہتے تھے۔

حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا کے دل میں اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول ﷺ کو خوش کرنے کا بہت جذبہ تھا۔ وہ اپنا اکثر وقت عبادت میں گزارتیں انہوں نے اپنے حجرے کے ایک کونے کو عبادت کے لئے مخصوص کر لیا تھا۔

ایک دن آنحضور ﷺ آپؓ کے گھر تشریف لائے۔ صبح کا وقت تھا۔ آپ عبادت میں مصروف تھیں۔ جب دوپہر کو وہاں سے گزرے تو دیکھا کہ

آپ ؓ ابھی تک مصلّے پر بیٹھی ہوئی عبادت کر رہی ہیں۔ حضور ﷺ نے دریافت کیا۔ اُس وقت سے یہاں بیٹھی ہو؟ کیا تم اسی طرح عبادت کرتی رہتی ہو؟ جواب دیا بے شک یا رسول اللہ ﷺ۔

جب آپ ؓ کو علم ہوا کہ اللہ تعالیٰ روزہ رکھنے کو بہت پسند فرماتا ہے تو کثرت سے روزے رکھنے لگیں۔ ایک جمعہ کے دن آنحضرت ﷺ ان کے گھر تشریف لائے تو معلوم ہوا کہ آپ نے روزہ رکھا ہوا ہے۔ آپ ﷺ نے پوچھا جویریہ کل بھی روزہ تھا؟ بولیں نہیں! فرمایا۔ تو کل رکھو گی؟ جواب دیا نہیں! آپ ﷺ نے فرمایا۔ تو پھر تم کو افطار کر لینا چاہئیے۔(15) آنحضرت ﷺ صرف جمعہ کو روزہ رکھنا پسند نہیں فرماتے تھے۔(16)

آنحضرت ﷺ کی بیگمات گھر میں آپ ﷺ کے ارشادات کو غور سے سنتیں اور اُن پر سختی سے عمل کرتیں۔ آپ ﷺ کے عمل کو دیکھتیں اور دوسروں کو آپ ﷺ کی مثال دے کر نصیحت کرتیں۔ اس طرح آپ ﷺ کے ارشادات اور عمل کا ایک ایسا ریکارڈ محفوظ ہو گیا جس کے متعلق یقینی طور پر کہا جا سکتا ہے کہ سو فیصد درست ہے۔ اس مشاہدہ میں آپ ﷺ کی بیگمات کے قریبی عزیز بھی شامل ہو گئے۔ جن سے بہت سی ایسی احادیث ملتی ہیں جو اسلام کے اصولوں کو کھول کر بیان کرتی ہیں یہاں مثال کے طور پر حضرت جویریہ رضی اللہ عنھا کے حقیقی بھائی عمرو بن حارث ؓ کی بیان کی ہوئی ایک روایت درج کرتے

ہیں ۔فرماتے ہیں:۔

''آنحضرت ﷺ نے اپنی وفات کے وقت کوئی درہم، کوئی دینار ،کوئی غلام اور کوئی لونڈی اپنے پیچھے نہیں چھوڑی۔''(17)

اس سے معلوم ہوا کہ آپ ﷺ نے نہ صرف غلام آزاد کرنے کی تعلیم دی بلکہ اپنے عمل سے مثال بھی قائم فرمائی اور اس دنیا سے رخصت ہوتے وقت آپ ﷺ کے پاس کوئی دنیاوی دولت نہیں تھی۔ آپ ﷺ نے ساری عمر متاعِ آسمانی یعنی آسمانی دولت ڈھونڈی اور وہی ساتھ لے گئے۔

ایک دفعہ حضور ﷺ حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے اور پوچھا:۔''کچھ کھانے کو ہے؟ عرض کیا۔ یا رسُول اللہ ﷺ میری کنیز نے صدقے کا گوشت دیا تھا بس وہی موجود ہے۔''

حضور ﷺ نے فرمایا:۔''لے آؤ جس کو صدقہ دیا گیا پہنچ چکا۔''(18)

حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا نے اس بات کو یاد رکھا اور بیان کیا۔ یہ اُمت پر آپؓ کا احسان ہے کیونکہ اس سے ایک بات کی وضاحت ہوگئی۔ آنحضرت ﷺ نے اپنی آل اولاد کو صدقہ کھانے سے منع فرمایا تھا۔ واقعہ یہ ہوا تھا کہ ایک دفعہ آپ ﷺ کے پاس ایک ٹوکرا کھجوروں کا صدقے کے لئے آیا۔ حضور ﷺ کے ننھے نواسے حسنؓ نے کھجوریں دیکھیں تو ایک اُٹھا کر منہ میں ڈال لی۔ آپ ﷺ نے دیکھا تو اپنی انگلی حسنؓ کے منہ میں ڈال کر وہ کھجور نکال کر پھینک

دی اور فرمایا صدقہ کی کھجور ہے جو تمہارے لئے کھانا جائز نہیں۔ اب ان دونوں باتوں پر غور کریں تو آپ ﷺ کی سوچ کی گہرائی پر حیرت ہوتی ہے۔ صدقہ تو سادات کو جائز نہیں لیکن اگر کوئی غریب اپنے صدقے میں سے کسی کو کچھ تحفہ دے تو وہ اس کے لئے جائز ہے کیونکہ صدقہ اُس کے لئے تھا۔ اُس نے آگے جس کو دیا اس کے لئے وہ تحفہ ہو گیا۔ بہت خوبصورت بات ہے جس میں غریبوں کی دل داری کا جذبہ نظر آتا ہے اور دوسری طرف کسی مجبور کے پیٹ بھرنے کا سامان بھی۔

حضرت جویریہ رضی اللہ عنھا غریبوں کی بے حد ہمدرد تھیں۔ صدقہ وخیرات کر کے اُنہیں سکون ملتا تھا۔ کسی کی مدد کا موقع مل جائے تو اسے اللہ کی نعمت خیال فرماتیں۔

حضرت جویریہ رضی اللہ عنھا کو اپنے محبوب شوہر کا ساتھ صرف چھ سال میسّر آیا۔ یہ ٹھنڈی چھاؤں جہاں سکون ہی سکون تھا۔ محبت کی خوشیاں تھیں۔ دلداری کی راحتیں تھیں۔ خدا نما وجُود کی صحبت تھی۔ وہ ساتھ چُھوٹ گیا۔ جس پاک ہستی کو دیکھ کر آپؓ کو دنیا کی سب سے بڑی خوشی ملتی تھی اُس کی خوشی کی خاطر ایک آخری قربانی آپؓ نے یہ کی کہ اپنے محبوب شوہر کو آخری بیماری میں حضرت عائشہؓ کے حجرے میں رہنے کی اجازت دی۔ آپ ﷺ کا وصال ہوا تو ایسا لگا جیسے ساری دنیا میں اندھیرا چھا گیا ہے۔ آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے اور

ہونٹوں پر یہ دعا تھی۔ ''اے باری تعالیٰ تو جس حال میں رکھے میں راضی ہوں بس مجھے حوصلہ عطا فرما''۔ (19)

یقین ہی نہیں آتا تھا کہ آپ ﷺ اس دنیا سے رخصت ہو گئے ہیں۔ آپ ﷺ رخصت ہو گئے تو باقی کچھ نہ رہا۔ آپ ﷺ ان کو ہر وقت یاد آتے کبھی کبھی جب بہت بے قرار ہو جاتیں تو اپنے حجرہ سے نکلتیں اور حضرت عائشہؓ کے حجرہ میں چلی جاتیں۔ جہاں مٹی کے ایک ڈھیر کے نیچے آپ ﷺ کا جسم مبارک آرام کر رہا تھا، سلام عرض کرتیں، قدموں میں بیٹھ جاتیں بے اختیار آنسو بہتے دل کی باتیں کرتیں۔ آخر دل و جذبات پر قابو پا کر وہاں سے اُٹھتیں اور اپنے حجرے میں تشریف لے آتیں اور یادِ الٰہی میں مصروف رہتیں۔(20)

خلفائے راشدین نے ازواجِ مطہّرات کو بہت عزت واحترام سے رکھا۔ حضرت عمرؓ نے اپنے دورِ خلافت میں آپ کا وظیفہ چھ ہزار درہم سالانہ مقرر فرمایا تھا۔

حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا سے 17 حدیثیں مروی ہیں۔ حضرت جویریہؓ نے ربیع الاوّل 50 ہجری میں وفات پائی اس وقت آپؓ کی عمر 65 سال تھی۔ مروان نے نماز جنازہ پڑھائی اور جنت البقیع میں دفن ہوئیں۔(21)

حوالہ جات

1۔ خلاصہ سیرت خاتم النبیینؐ (صفحہ 558)

2۔ سیر الصحابیات (صفحہ 79)

3۔ سیرت سید البشر (صفحہ 478)

4۔ ابن سعد جلد 8 حالات جویریہؓ، سیرت خاتم النبیینؐ (اُمُّ المؤمنین حضرت جویریہؓ صفحہ 78)

5۔ ابن سعد جلد 8 حالات جویریہؓ

6۔ اسد الغابہ جلد 5 صفحہ 420 (حضرت جویریہؓ صفحہ 80)

7۔ سیرت سید البشر حصّہ اوّل غلام رسول (صفحہ 479)

8۔ سیر الصحابیات (صفحہ 79)

9۔ اسد الغابہ جلد 5 صفحہ 420 (حضرت جویریہؓ صفحہ 80)

10۔ صحابیات مبشرات ازواج مطہرات، صحابیات انسائیکلو پیڈیا (صفحہ 206)

11۔ بخاری کتاب الحیض باب حل تصلی المرأۃ فی ثوب حاضت فیہ

12۔ الفضل 25 جون 2004ء ہادی علی صاحب کے مضمون سے استفادہ

13۔ سورہ احزاب آیت (29،30)

14۔ ترمذی کتاب الزہد باب فی توکل علی اللہ

15۔ صحیح بخاری جلد 1 (صفحہ 267)، سیر الصحابیات جلد دہم (صفحہ 81)

16۔ رحمۃ اللعالمینؐ جلد دوم صفحہ 217، امت کی مائیں (صفحہ 19)

17۔ بخاری بروایت مشکوۃ باب وفات الیہ

18۔ صحیح مسلم جلد 1 صفحہ 400 سیر الصحابیات جلد دہم (صفحہ 81)

19۔ تذکرہ صحابیات (صفحہ 80)

20۔ تذکرہ صحابیات (صفحہ 80)

21۔ سیرۃ الصحابیات جلد دہم (صفحہ 80)

حضرت جویریہؓ

(Hadrat Juvairiyahrd)

Urdu

by Sufia Akram Chattha

Published in UK in 2008

© Islam International Publications Ltd.

Published by:
Islam International Publications Ltd.
'Islamabad' Sheephatch Lane,
Tilford, Surrey GU10 2AQ,
United Kingdom.

Printed in U.K. at:
Raqeem Press
Sheephatch Lane
Tilford, Surrey
GU10 2AQ

No part of this book may be reproduced or transmitted in any form or by any means, electronic or mechanical, including photocopy, recording or any information storage and retrieval system, without prior written permission from the Publisher.

ISBN: 1 85372 984 1